عبداللطیف خالد چیمہ
مرکزی ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات
(کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان

قادیانیوں کی حمایت اور توہینِ رسالت قانون میں ترمیم سے متعلق کسی بھی غیر ملکی طاقت کی مداخلت برداشت نہیں کریں گے۔

۷ جون کو پورے ملک میں یوم مطالبات منایا جائے گا۔
مطالبات منظور نہ ہوئے تو احتجاجی تحریک چلائی جائے گی۔

مغرب زدہ عورتیں قادیانیوں کی شہ پر انسانی حقوق کے نام پر اسلام کے خلاف زہر اگل رہی ہیں۔ حکومت ان بدزبانوں کو لگام دے
پاکستان کو سیکولر ریاست بنانے کی حکومتی سازش کامیاب نہیں ہوگی
مرکزی مجلس عمل کی تنظیم نو حضرت مولانا خواجہ محمد مدظلہ مرکزی امیر ہوں گے

۱۶ مئی کو لاہور میں منعقدہ کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سربراہی اجلاس کے فیصلے، قراردادیں اور قومی ختم نبوت کنونشن سے مرکزی رہنماؤں کا خطاب

کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے ملک بھر میں تحریک تحفظ ختم نبوت کو از سر نو منظم کرنے اور ہر سطح پر مجالس عمل کی تشکیل کا فیصلہ کیا۔ یہ فیصلہ مجلس عمل میں شامل جماعتوں کے سربراہوں کے اجلاس میں کیا گیا جو ۱۶ مئی کو دفتر ختم نبوت مسلم ٹاؤن لاہور میں حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں سینیٹر قاضی حسین احمد، مولانا محمد اجمل خان، ڈاکٹر اسرار احمد، جنرل محمد حسین انصاری، لیاقت بلوچ، قاری عبدالحمید قادری، مولانا سید محفوظ شاہ مشہدی، مولانا سعید احمد اسعد، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا زاہد الراشدی، مولانا اللہ وسایا، پروفیسر خالد شبیر احمد، سردار محمد خان لغاری، سید محمد کفیل بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ، حافظ محمد ریاض درانی، مولانا اللہ وسایا قاسم، مولانا محمد اسحاق سلیمی، صوفی غلام رسول نیازی، مولانا عبدالمالک خان، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، حافظ عبدالرحمن مدنی اور انجنئیر سلیم اللہ خان شامل ہیں۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ۷ جون جمعۃ المبارک کو ملک بھر میں یوم مطالبات منایا جائے گا۔ اور اس موقع پر خطبات جمعہ و دیگر اجتماعات میں تحریک تحفظ ختم نبوت کے مطالبات پر روشنی ڈالی جائیگی۔ اس کے علاوہ اگلے تین ماہ کے دوران کاموئکی، کوٹلی، میرپور آزاد کشمیر، پشاور، گوجرانولہ، سرگودھا، ملتان اور سکھر میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کی

جائیں گی اور مرکزی مجلس عمل کے رہنماؤں کا وفد ملک کے مختلف شہروں کا دورہ کرے گا۔ اجلاس میں طے پایا کہ انسانی حقوق کی تنظیموں کے وفد کی لاہور آمد کے موقع پر مرکزی مجلس عمل کا ایک وفد اس سے ملاقات کرے گا، قادیانی مسئلہ اور تحفظ ناموس رسالت کے بارے میں مسلمانوں کے جذبات سے انھیں آگاہ کرے گا۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادوں کی منظوری دی گئی۔ جنہیں بعد میں قومی ختم نبوت کنونشن کے اجتماع میں پڑھ کر سنایا گیااور حاضرین سے تصدیق حاصل کی گئی۔

۱۔ قادیانی امت کو دعوت:

کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام قومی ختم نبوت کنونشن امت مسلمہ کے اجماعی عقیدہ، متفقہ فیصلہ اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ کے دستوری فیصلہ سے قادیانی امت کے مسلسل انحراف کو ہٹ دھرمی اور بے جا ضد قرار دیتے ہوئے اس حقیقت کا اظہار ضروری سمجھتا ہے کہ قادیانی گروہ عالمی استعمار کی شہہ پر امت مسلمہ کو مسلسل الجھائے رکھنے اور نئی پود کو ذہنی انتشار کا شکار بنانے کے لئے جان بوجھ کر یہ صورتحال قائم رکھے ہوئے ہے ورنہ اس مسئلہ کا واحد حل یہ ہے کہ قادیانی گروہ امت مسلمہ کے اجماعی عقیدہ سے انحراف کا راستہ ترک کر کے امت کے اجتماعی دھارے میں واپس آجائے اور اگر ایسا اس کے مقدر میں نہیں ہے تو اپنے نئے مذہب کے لئے الگ نام اور شناخت اختیار کر کے غیر مسلم اقلیت کی دستوری حیثیت کو قبول کرلے تاکہ دھوکہ اور اشتباہ کی فضا سے نکل کر وہ اپنے مسلمہ حقوق کا تحفظ کرسکے۔

قومی ختم نبوت کنونشن یقین دلاتا ہے کہ اجماعی عقیدہ ختم نبوت کی بنیاد پر امت مسلمہ میں واپس آنے والے قادیانی گروہ یا افراد کا پرجوش خیر مقدم کیا جائے گا۔ اور علماء امت اور پارلیمنٹ کے فیصلے کی بنیاد پر غیر مسلم اقلیت کی حیثیت قبول کرنے کی صورت میں قادیانی گروہ کے حقوق کے لئے اقلیتی حقوق کے تحفظ کی مکمل حمایت کی جائے گی۔

۲۔ مغربی لابیوں اور حکومتوں کی مداخلت:

قومی ختم نبوت کنونشن قادیانی مسئلہ اور توہین رسالت کی سزا کے قانون کے بارے میں امریکہ اور دیگر مغربی حکومتوں اور اداروں کی مسلسل مداخلت کو مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت قرار دیتا ہے اور بالخصوص امریکی وزارت خارجہ کی حالیہ رپورٹوں پر شدید ردعمل کا اظہار کرتا ہے جسمیں توہین رسالت کی سزا کے قانون اور قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے آئینی وقانونی اقدامات کو ہدف تنقید بناتے ہوئے ان کی منسوخی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ کنونشن، پاکستان کے غیور مسلمانوں کے ان جذبات کا اظہار ضروری سمجھتا ہے کہ امریکہ اور دیگر مغربی حکومتیں اور ادارے اس قسم کی رپورٹوں اور مطالبات کے ذریعے پاکستان کے اسلامی تشخص

کو مجروح کرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو ان کے بنیادی عقائد اور مذہبی احکام پر عمل سے روکنا چاہتے ہیں جو کہ بنیادی مذہبی حقوق کے منافی ہے اور قطعی طور پر ناقابل برداشت ہے۔ کنونشن قادیانی مسئلہ، توہین رسالت کی سزا کے قانون اور دیگر مذہبی معاملات کے بارے میں امریکی وزارت خارجہ اور ایمنیسٹی انٹر نیشنل کی رپورٹوں کو یکطرفہ اور معاندانہ قرار دیتے ہوئے مسترد کرنے کا اعلان کرتا ہے۔ اور واضح کر دینا چاہتا ہے کہ پاکستان کے اندرونی اور مذہبی معاملات میں امریکہ سمیت کسی بھی ملک یا ادارے کی مداخلت کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔

۳۔ حکومت پاکستان کا طرز عمل:

قومی ختم نبوت کنونشن قادیانی مسئلہ اور توہین رسالت کی سزا کے قانون کے سلسلہ میں حکومت پاکستان کے معذرت خواہانہ طرز عمل پر شدید احتجاج کرتا ہے اور عالمی اداروں کے مطالبہ پر حکومت پاکستان کے اس جواب کو دستور پاکستان سے انحراف قرار دیتا ہے۔ کہ "چونکہ حکومت کے پاس اسمبلی میں دو تہائی اکثریت نہیں ہے اس لئے وہ ان قوانین میں ترمیم کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے"۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ حکومت پاکستان مغربی اداروں اور حکومتوں کے مؤقف اور مطالبہ سے متفق ہے اور وہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے اور توہین رسالت کی سزا کے قانون کو ختم کرنا چاہتی ہے لیکن اس کے پاس اسمبلی میں مطلوبہ اکثریت نہیں ہے جسکی وجہ سے ایسا کرنا اس کے لئے مشکل ہے۔ قومی ختم نبوت کنونشن حکومت کے اس مؤقف کو دستور کے تقاضوں کے منافی سمجھتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اس سلسلہ میں اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کرے اور مغربی حکومتوں اور لابیوں کے مطالبات پر معذرت خواہانہ طرز عمل اختیار کرنے کی بجائے پاکستان کے غیور مسلمانوں کے عقائد وروایات کے تحفظ اور دستوری تقاضوں کی پاسداری کی ذمہ داری پوری کرے اور تحفظ ناموس رسالت کے قانون، اور امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مکمل طور پر عمل در آمد کا اہتمام کرے۔

۴۔ اقلیتوں کو دوہرے ووٹ کا حق:

قومی ختم نبوت کنونشن اقلیتوں کے لئے دوہرے ووٹ کی حکومتی تجویز کو دو قومی نظریہ کی نفی قرار دیتا ہے جس پر برصغیر میں قیام پاکستان کی جدوجہد استوار کی گئی اور ایک نئی مسلم مملکت کا وجود عمل میں لایا گیا۔ کنونشن یہ سمجھتا ہے کہ اقلیتوں کو ڈھال کے طور پر استعمال کر کے پاکستان کے اسلامی تشخص اور قیام پاکستان کے جواز کو ختم کرنے کی عالمی سطح پر سازش کی جا رہی ہے اور اقلیتوں کو دوہرے ووٹ کے حق کی حکومتی تجویز بھی اسی مہم کا حصہ ہے۔ قومی ختم نبوت کنونشن اس تجویز کو مسترد کرتے ہوئے اعلان کرتا ہے کہ اگر حکومت نے اس قسم کی کسی تجویز پر عملدر آمد کی کوشش کی تو رائے عامہ کی منظم قوت کے ساتھ اس کی پرزور مذمت کی جائے گی اور ایسی کسی کارروائی کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

۵- قادیانی جارحیت کے واقعات:

قومی ختم نبوت کنونشن ملک کے مختلف حصوں میں قادیانی اقلیت کے جارحانہ اقدامات پر تشویش کا اظہار کرتا ہے جن میں دوالمیال ضلع چکوال، ادرحمہ، نزد ہلال پور سرگودھا- چک نمبر ۶ نزد ہڑپہ ضلع ساہیوال، منڈی احمد آباد تحصیل دیبالپور اور بیلو وائس ضلع خوشاب کے واقعات بطور خاص قابل ذکر ہیں جہاں قادیانیوں نے مسلمانوں کو تشدد کا نشانہ بنایا اور بلاوجہ اشتعال کی فضا پیدا کی- قومی ختم نبوت کنونشن یہ سمجھتا ہے کہ قادیانی گروہ ملک کے مختلف مقامات پر جان بوجھ کر اس قسم کے حالات پیدا کرنا چاہتا ہے- تاکہ وہ اپنی خود ساختہ مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹ کر عالمی اداروں کو پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت اور پروپگنڈے کے مواقع فراہم کر سکے- اس لئے کنونشن قادیانیوں کو خبردار کرتا ہے کہ ان کی اس قسم کی حرکات کا دائرہ صرف ان کے مقاصد تک محدود نہیں رہیگا اگر اس طرح کی کارروائیاں جاری رہیں تو ملت اسلامیہ کی طرف سے ان کے ردعمل کا سامنا کرنا خود قادیانیوں کے لئے ملک کے کسی بھی حصے میں مشکل ہو جائے گا اس لئے قادیانی گروہ کی قیادت کو چاہیئے کہ وہ اس طرز عمل کے نتائج کا بروقت اندازہ کرتے ہوئے اس پر نظرثانی کرے- نیز حکومت پاکستان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس صورتحال کا نوٹس لے اور معاملات کو ملک گیر سطح پر بگڑنے سے روکنے کے لئے قانونی اقدامات کرے-

۶- لاہور ہائی کورٹ کا قادیانی جج:

قومی ختم نبوت کنونشن ان اطلاعات پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ لاہور ہائی کورٹ میں قادیانی جج اسلام بھٹی کو مستقل جج کی حیثیت دی جارہی ہے- کنونشن یہ سمجھتا ہے کہ جو گروہ دستور پاکستان کے واضح فیصلے کو مذہبی طور پر تسلیم کرنے سے انکاری ہے اس کے کسی فرد کو اسی دستور کے تحت ہائی کورٹ میں بطور جج یا کسی دستوری ادارے کے عہدہ دار کے طور پر مقرر کرنا خود دستور پاکستان کی توہین ہے- اس لئے کنونشن مطالبہ کرتا ہے کہ مسٹر اسلام بھٹی کو ہائی کورٹ کا جج مقرر کرنے کا فیصلہ واپس لیا جائے اور دستور کو تسلیم کرنے کے واضح اعلان تک قادیانی گروہ کے کسی فرد کو ملک کے کسی بھی کلیدی عہدہ پر مقرر نہ کرنے کا اعلان کرکے دستور پاکستان کے احترام کے تقاضے پورے کئے جائیں-

اسی روز سہ پہر ۳ بجے قومی ختم نبوت کنونشن فلیٹیز ہوٹل لاہور میں مولانا خواجہ خان محمد کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مختلف مکاتب فکر کے سرکردہ علماء کرام اور راہنماؤں نے خطاب کیا اور ملک کے مختلف حصوں سے علماء کرام اور دینی کارکنوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی کنونشن کا آغاز ابن امیر شریعت حضرت پیرجی سید عطاء المھیمن بخاری مدظلہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا- خطاب کرنے والوں میں مولانا محمد اجمل خان، مولانا معین الدین لکھوی، مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری، صاحبزادہ حاجی فضل کریم، مولانا پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی، علامہ ڈاکٹر خالد محمود، لیاقت بلوچ، علامہ علی غضنفر کراروی، میاں محمد اجمل قادری، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، قاری عبدالحمید قادری، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، مولانا عبدالمالک

خان، سردار محمد خان لغاری، حافظ عبدالرحمن مدنی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا قاری محمد نذیر فاروقی کے علاوہ ممتاز قانون دانوں جناب محمد اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ اور جناب نذیر احمد غازی ایڈووکیٹ شامل ہیں۔ کنونشن میں ابن امیر شریعت سید عطاء المومن بخاری مدظلہ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کو آخری نبی تسلیم کر لیتا ہے پھر وہ مطالبات نہیں کرتا۔ تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کا اجماعی اور متفقہ عقیدہ ہے اس پر کوئی مسلمان سمجھوتہ نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ سر سید، مرزا غلام احمد قادیانی اور غلام احمد پرویز تینوں ایک ہی مشن کے منادتھے۔ انہوں نے کہا کہ منکرینِ ختم نبوت کو پاکستان میں اپنی آئینی حیثیت میں ہی رہنا ہوگا ان کے لئے دوسرا کوئی راستہ نہیں۔

انہوں نے کہا کہ مرزائی یورپئین میڈیا سے اپنی جعلی مظلومیت کی داستانیں نشر کر رہے ہیں۔ انسانی حقوق کمیشن کے ذریعہ پوری دنیا میں پروپیگنڈہ کر کے دھوکہ دے رہے ہیں کہ پاکستان میں قادیانیوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ سراسر کذب بیانی ہے جبکہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔ قادیانیوں کے اپنے مرکز قادیان سے لیکر ربوہ تک مظالم کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے۔ جو ایک صدی سے جاری ہے۔ قادیان کے عبدالکریم مباہلہ، محمد حسین، فرالدین ملتانی وغیرہ کے ساتھ جو کچھ انہوں نے کیا وہ ان مظلوموں کی آپ بیتیوں میں چھپ چکا ہے۔ پاکستان میں بے شمار مسلمانوں کو قتل کر چکے ہیں۔ انسانی حقوق کے کمیشن کو قادیانیوں کے مظالم اس لئے نظر نہیں کرتے کہ قادیانی یہودیوں اور امریکیوں کے ایجنٹ ہیں۔

کنونشن میں مجلس احرار اسلام کا وفد

حضرت ابنِ امیر شریعت سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ کی قیادت میں شریک ہوا۔ جن میں پروفیسر خالد شبیر احمد (مرکزی ناظم اعلیٰ مجلسِ احرار اسلام پاکستان) مولانا محمد اسحٰق سلیمی، مولانا محمد مغیرہ، صوفی غلام رسول نیازی، حکیم محمد صدیق تارڑ، شیخ عبدالمجید امرتسری، چودھری ثناء اللہ بھٹہ، عبداللطیف خالد چیمہ، سید محمد کفیل بخاری، میاں محمد اویس، اور دیگر اراکین شامل تھے۔ مقررین نے پاکستان کے اندرونی اور مذہبی معاملات میں امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کی مداخلت کی شدید مذمت کرتے ہوئے اعلان کیا کہ پاکستان کے غیور مسلمان امتناع قادیانیت آرڈیننس اور تحفظ ناموس رسالت کے قانون کے خلاف کسی طاقت کا دباؤ قبول نہیں کریں گے۔ اور اگر حکومت نے امریکہ کو خوش کرنے کے لئے ان قوانین کو چھیڑنے کی کوشش کی تو یہ اس حکومت کا آخری دن ہوگا، مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور کارکن متحد ہو کر استعمار کی سازشوں کا مقابلہ کریں اور پاکستان کے اسلامی تشخص کی حفاظت کریں۔ مقررین نے کہا کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا اور اسے سیکولر ریاست بنانے کی کوئی سازش کامیاب نہیں ہونے دی جائے گی، مقررین نے اقلیتوں کے لئے دوہرے ووٹ کے حق کی حکومتی تجویز کو سیکولر ریاست کی طرف قدم قرار دیتے ہوئے اس کی مزاحمت کا اعلان کیا۔ مقررین نے مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کو دوبارہ متحرک کرنے

(بقیہ ص ۵۵ پر)